حافظ ابن حجر رحمہ اللہ ان کے متعلق فرماتے ہیں:

''سیدنا علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ نسباً ہاشمی، لقب حیدر، کنیت ابوتراب اور ابوالحسنین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی، داماد اور سابقین اوّلین میں شامل تھے۔ محققین کی ایک جماعت نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے، عرب کے شاہ سوار اور عشرۂ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ رمضان المبارک سنہ ۴۰ھ میں فوت ہوئے تو اس وقت روئے زمین کے تمام انسانوں سے افضل تھے۔ اس پر اہل سنت کا اجماع ہے۔ راجح قول کے مطابق ان کی عمر تریسٹھ سال تھی۔'' [1]

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد پندرہ بیٹے اور اٹھارہ بیٹیاں تھیں۔ علامہ عامری نے یہ بات اپنی کتاب ''اَلرِّيَاضُ الْمُسْتَطَابَةِ فِی جُمْلَةِ مَنْ رَوَى فِي الصَّحِيْحِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ'' میں ذکر کی ہے اور اس میں انہوں نے سب کے نام ان کی ماؤں سمیت ذکر کیے ہیں۔ نیز لکھا ہے: ''علی رضی اللہ عنہ کی نسل سیدنا حسن، حسین، محمد، عمر اور عباس ہی سے پھیلی ہے۔'' [2]

نواسۂ رسول سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما:

علامہ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات ثابت ہیں کہ آپ نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا:

((إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يُبْقِيَهُ حَتَّى يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ))

''میرا یہ بیٹا سردار ہے، مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے توفیق عطا فرمائے

---

[1] تقريب التهذيب، ص: ٦٩٨.

[2] الرياض المستطابة: ص: ١٨٠.

گا کہ یہ امت مسلمہ کی دو عظیم جماعتوں میں صلح کروائے گا۔“

اس روایت کو صحابہ کرام کی کثیر جماعت نے بیان کیا ہے۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((وَإِنَّهُ رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا))

”یہ تو دنیا میں میرا خوشبودار پھول ہے۔“

جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردار کہیں اس سے بڑا سردار کون ہوسکتا ہے؟ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ بڑے بردبار، پرہیزگار اور صاحب علم وفضل تھے۔ ان کے تقویٰ وعلم نے انہیں مجبور کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہوتے ہوئے دنیا اور حکومت سے دست کش ہو جائیں۔ انہوں نے اس موقع پر فرمایا:

”اللہ کی قسم! جب سے مجھے اپنے نفع ونقصان کی چیزوں کا شعور ہوا ہے میں ہرگز یہ پسند نہیں کرتا کہ میں اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر حکومت کروں اور اس کے لیے ایک چلو بھی خون بہایا جائے۔“

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی جان بچانے کے لیے بھرپور سرگرمی دکھائی تھی۔“ [1]

علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی یوں مدح سرائی کی ہے:

آپ ”امام، سردار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہکتے پھول، آپ کے نواسے، جوان جنتیوں کے سردار، ابومحمد، قرشی، ہاشمی، مدنی اور شہید فی سبیل اللہ ہیں۔“ [2]

ایک اور مقام پر یوں رقم طراز ہیں:

”سیدنا حسن رضی اللہ عنہ امت مسلمہ کے امام، سردار، حسین وجمیل، عقلمند، سمجھدار، سخی،

---

[1] الاستيعاب حاشية الاصابة: ١/٣٦٩.

[2] سير اعلام النبلاء: ٣/٣٤٥، ٣٤٦.